|  |  |
| --- | --- |
| چھ ماہ کا مجاہد، سوے میدان چلا ہے  ماں دیکھ رہی ہے | چہرہ بڑا نازک ہے، بڑی گرْم ہوا ہے  ماں دیکھ رہی ہے |
| ظالم تجھے اس بات کا، احساس نہیں ہے  چھ ماہ کا بچہ ہے، یہ عباس نہیں ہے  کم سِن علی اصغر، سے تیرا تیر بڑا ہے  ماں دیکھ رہی ہے | اے بہن تیرے سامنے بابا، کے ہیں حالات  اب شامِ غریباں کو، ہی ہوتی ہے ملاقات  مُڑمُڑ کے سکینہ، کی طرف دیکھ رہا ہے  ماں دیکھ رہی ہے |
| حُرمَل نے کماں کھینچی تو لرزی یہ زمیں ہے  ہے سامنے بھیّا، تبھی یہ اُس کو یقین ہے  پردہ بڑی بے چے،نی سے خیمے کا ہٹا ہے  ماں دیکھ رہی ہے | اللہ میرے اللہ، یہ دوہائی ہے دوہائی  اُمَّت نے سیَّدہ کی، یوں لُوٹی ہے کمائی  ایک بہن نے بھائی، کا لہو منہ سے مَلا ہے  ماں دیکھ رہی ہے |
| سوچا تھا کہ جی لے گی وہ یادوں کے سہارے  اُمّت نے جلا ڈالے ہیں ارمان ہی سارے  اصغر تیرا جھولا میرا کرتا بھی جلا ہے  ماں دیکھ رہی ہے | ہے ہاجرہ یعقوب براہیم کے ہمسر  سر چاند سے بیٹے کا، چڑہا نوکِ سِنا پر  پابندِ رسن پھول سی بیٹی کا گلا ہے  ماں دیکھ رہی ہے |